www.KitaboSunnat.com

تعارف و تبصرہ

نام کتاب: "مترادفات القرآن مع فروق اللغویہ"
نام مؤلف : مولانا عبدالرحمٰن کیلانی
صفحات کتاب : ایک ہزار آٹھ (١٠٠٨)
قیمت : دو صد پچاس روپے (=/٢٥٠)
شائع کردہ: مکتبہ السلام- وسن پورہ' لاہور

یہ کتاب قرآن کے مترادفات سے تعلق رکھتی ہے جن کا تعلق قرآن مجید کی فصاحت و بلاغت سے ہے' اسی طرح قرآن مجید کے انتہائی جامع الفاظ' اس کی کامل ترتیب اور بے بدل فصاحت و بلاغت... اس کے اعجاز کا وہ پہلو ہے جس کے سامنے عرب و عجم کے تمام ادیب (نزول قرآن سے لے کر اب تک) بالکل عاجز و بے بس رہے ہیں۔

قرآن مجید کی فصاحت کے بے شمار پہلو ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ جل شانہ نے اس کے ایک ایک لفظ کو ایسی جگہ پر وضع فرمایا جو اس کے لئے موزوں ترین ہے۔

یہی وجہ ہے کہ کوئی بڑے سے بڑا ادیب اور ماہر لغت بھی جب اپنے کلام کو ترتیب دیتا ہے تو کئی مرتبہ غور و خوض کر کے اس کے الفاظ میں ردوبدل کرتا ہے جب کہ قرآن مجید کا یہ عالم ہے کہ اس کے کسی ایک لفظ کو اگر اس کی اصل جگہ سے ہٹا لیا جائے اور اس سے بہتر لفظ لانے کیلئے پورے عربی ادب کو بھی کھنگال ڈالا جائے تو اس کی جگہ کسی اور مناسب لفظ کے مل جانے کی امید رکھنا عبث ہے۔

"بلاغت" کی ایک جامع تعریف پر گو اہل لغہ کا (بقول امام زرکشی) اتفاق نہیں ہے' لیکن اس کے جتنے بھی ممکنہ ارکان ہو سکتے ہیں وہ سب کے سب قرآن مجید میں بطریق اتم و احسن موجود ہیں۔

قرآن مجید میں مختلف چیزیں (مثلاً توحید و رسالت' تحلیل و تحریم' وعظ و نصیحت' وعدو وعید' اوامر و نواہی' سیرت و اخلاق' قصص اور غیب کی خبریں وغیرہ) انتہائی احسن اسلوب اور نظم و نسق کے ساتھ یوں سمو دی گئی ہیں کہ جہاں کہیں سے بھی تلاوت کی جائے' حلاوت ہی محسوس ہوتی ہے اور قرآن کی اثر انگیزی میں کسی کمی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ متفاوت چیزوں کو اتنے عمدہ اسلوب کے ساتھ یکجا کر دینا ہی دراصل بلاغت کی بنیادی خصوصیت ہے....

اور وہ شے جس میں "بلاغت" کی تمام صفات جمع ہو سکتی ہوں' یہ ہے کہ تقریباً ایک ہی معنی پر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دلالت کرنے والے مختلف الفاظ میں سے ہر ایک کو اس کے خاص اور موزوں ترین مقام پر اس طرح لانا کہ اگر اس کی جگہ پر اس کا کوئی اور ہم معنی لفظ لایا جائے تو یا تو معنی بگڑ جائے یا کلام کی وہ خوشنمائی باقی نہ رہے، جس پر "بلاغت" کا انحصار ہوتا ہے۔۔۔اسی طرح کلام عرب میں بعض مترادف الفاظ اکثر لوگوں کے زعم میں قریب المعنی ہوتے ہیں، جیسے علم و معرفت، نعت و صفت، بلی و نِعَم اور رمن و عَن وغیرہ لیکن اہل لغہ کے نزدیک معاملہ اس کے برعکس ہے کیونکہ مترادف الفاظ میں سے ہر ایک میں ایسی کوئی نہ کوئی خصوصیت لازماً پائی جاتی ہے جو اس کے دوسرے مترادف لفظ میں نہیں پائی جاتی۔

قرآن مجید میں ایسے کتنے اور کونسے مترادف الفاظ ہیں جو بظاہر قریب المعنی لیکن اپنی اپنی مقررہ جگہ پر وہ الگ الگ خاصیت کے حامل ہیں؟

اردو زبان کے کسی بھی عنوان کے تحت قرآن مجید میں کتنے اور کونسے الفاظ کہاں کہاں آئے ہیں؟ اور ہر جگہ پر ان الفاظ میں سے ہر ایک کی حسبِ موقع کیا مناسبت ہے؟ اور ان سب میں ذیلی فروق کیا ہیں؟ مزید بر آں زبان کا کوئی مادہ قرآن مجید میں کہاں اور کیسے استعمال ہوا ہے؟ اور اسی طرح کے دیگر کئی سوالوں کے جوابات ہی دراصل زیر تبصرہ کتاب کے موضوعات ہیں۔

مولانا عبدالرحمٰن کیلانی کی شخصیت محتاج تعارف نہیں، ان کی دسیوں علمی، تحقیقی اور گرانقدر کتب ہی ان کا مکمل تعارف ہیں، موصوف جس موضوع پر بھی قلم اٹھاتے ہیں اس کا حق ادا کر دیتے ہیں۔ زیر تبصرہ کتاب بھی ان کی قرآن مجید سے گہری وابستگی، الفاظ و معانی اور علوم و معارفِ قرآنی کے بارے میں ان کے نہایت عمیق مطالعے کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

اس کتاب کی اہمیت اور عالی مرتبت ہونے کی اس سے بڑی دلیل کیا ہوگی کہ اس کا اولین مقصد کتاب اللہ کی تفہیم ہے اور یہ بلاواسطہ الفاظ قرآن پر بحث کرتی ہے اگر اس موضوع کا جائزہ لیا جائے جو اس کتاب کا عنوان ہے تو یہ حقیقت آشکارا ہوتی ہے کہ قرآنی علمی ذخائر میں سے تاحال جو کتابی صورت میں موجود ہیں، کوئی بھی ایسی کتاب (حتیٰ کہ عربی زبان میں بھی) اس طرز پر دستیاب نہیں جو اس طور الفاظ قرآنی کی وضاحت کرے۔ لہٰذا مصنف کی اس سلسلے میں کاوش قابلِ صد تعریف ہے کہ اتنے دقیق ترین موضوع پر قلم اٹھا کر جہاں قرآن مجید کے اس پہلو کو بھی تشنۂ تکمیل نہیں رہنے دیا وہاں بالکل ایک جدید طرز پر اپنی تحقیق پیش کی ہے اور ان سب خصوصیات پر یہ بات حاوی ہے کہ موضوع میں اتنی دِقت و جدّت کے باوصف اندازِ بیاں اس قدر سادہ اور دل نشین ہے کہ معمولی سمجھ بوجھ رکھنے والا شخص بھی اس سے بجا طور پر استفادہ کر سکتا ہے۔

جیسا کہ کتاب کے عنوان سے ہی ظاہر ہو رہا ہے کہ اس کتاب کا اصل موضوع بقولِ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصنف "اردو الفاظ کے تحت قرآن میں مستعمل تمام مترادف الفاظ کا ذیلی فرق پیش کرنا" ہے۔۔ عنوانات 'اردو زبان کے حروف تہجی کے لحاظ سے ترتیب دیئے گئے ہیں 'مصنف کا طریقہ کار یہ ہے کہ کسی اردو لفظ مثلاً "سامان" کا عنوان قائم کرنے کے بعد اس کے لئے جتنے الفاظ قرآن مجید میں وارد ہوئے ہیں 'انہیں پہلے اجمالاً بیان کرتے ہیں جیسے

(عَرَض 'مَتَاع 'اَثَاث 'رَحْل 'وِعَاء 'جَهَاز 'زَاد 'اَسْلِحَة 'عُدَّة 'نَعْمَة 'رِيْش 'بِضَاعَة 'مَاعُوْن 'حِذْر 'اور مَعَايِش)

پھران میں سے ہر ایک کا قرآن مجید میں جو محل ومقام ہے 'اسے ذکر کرتے ہیں اور اس کا اس مقام سے مناسبت رکھنے والا معنی واضح کرتے ہیں 'پھر آخر میں لب لباب یا خلاصے میں تمام الفاظ کے درمیان ذیلی فروق بیان کرتے ہیں۔

اس کتاب کے فائدے کا عملی طور پر جائزہ لینے کے لئے راقم الحروف نے "سورۃ نٓ والقلم" کا انتخاب کیا 'چنانچہ قرآن مجید کے الفاظ "لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ" پر خواہش ہوئی کہ اردو کے عنوان "کاٹنا" کے لئے جو بھی مترادف الفاظ قرآن مجید میں وارد ہوئے ہیں 'انہیں معلوم کیا جائے 'چنانچہ معلوم ہوا کہ اس عنوان کے تحت قرآن مجید میں دس الفاظ آئے ہیں (حصد 'صرم 'قطع 'قطّع 'بتر 'بتک 'عضّ 'خصد 'جز اور عقر) مصنف ان الفاظ کے قرآن مجید میں جو مقامات ہیں 'درج کرنے کے بعد "ما حصل" میں لکھتے ہیں:

(۱)۔ "حصد": پکی ہوئی کھیتی درانتی سے کاٹنا '(۲)۔ "صرم": تیز دھار آلہ سے پھلوں کے گچھے کاٹنا '(۳)۔ "قطع": کسی بھی چیز کو کاٹ کر جدا کرنا '(۴)۔ "قطّع": کاٹ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دینا '(۵)۔ "بتر": جانور کی دم کاٹنا 'مقطوع النسل ہونا '(۶)۔ "بتک"۔: کان وغیرہ کاٹنا یا چیرنا '(۷)۔ "عضّ" دانتوں سے کاٹنا '(۸)۔ "خصد": درخت کے کانٹے کاٹنا اور صاف کرنا '(۹)۔ "جز": کسی سخت چیز کو کاٹ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دینا (۱۰)۔ "عقر": کاٹ کر کاری زخم لگانا۔

پھر میں نے فرمان الٰہی "حرد قادرین" کے بارے میں جاننا چاہا کہ "حرد" کا معنی کیا ہیں؟ چنانچہ اسی کتاب میں "حرد" کا مادہ نکال کر اردو عنوان "غصہ" معلوم کیا 'جس کے تحت میری معلومات میں اضافہ ہوا کہ اس کے لئے قرآن مجید میں چار الفاظ "سخط 'غیظ 'غضب 'حرد" استعمال ہوئے ہیں۔

گویا اس کتاب سے دو فوائد حاصل ہوتے ہیں: ایک تو یہ کہ اگر آپ کو اردو عنوان کے تحت قرآن مجید میں کئی مستعمل مترادف الفاظ مطلوب ہیں تو بڑی آسانی سے آپ اپنے مطلوب تک پہنچ سکتے ہیں۔ دوسرا یہ ہے کہ اگر آپکو قرآن کے کسی لفظ کے معنی معلوم نہ ہوں تو آپ اس کے معنی معلوم کر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ